فکری اور کج فہمی پر جو نبی کے علم غیب کا انکار کر کے گویا اپنا علم غیب ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' میں علم غیب مصطفیٰ کے اثبات میں دلائل کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ چنانچہ علم غیب نبی کی تردید میں بطور دلیل قرآنی آیات پیش کرنے کی کوشش کرنے والوں سے میرا صرف ایک سوال ہے کہ پہلے اثبات میں آنے والی دلیلوں کا تنگ نظری کی عینک اتار کر جائزہ لیں اور اس کے بعد ہی ان آیات قرآنیہ کی حکمتوں کے سمندر میں غوطہ لگائیں جو وہ اپنی دلیل کے طور پر پیش کرنے کی جسارت بے جا کر رہے ہیں ورنہ ان کا خود ساختہ اشکال کبھی دور نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی علم غیب نبی کی تردید نہیں کی گئی ہے بلکہ ظالم و سرکش کافروں کے سامنے علم غیب کے اظہار کی نفی کی گئی ہے کیونکہ علم غیب ایک خزانہ ہے اور خزانہ کا پتہ سارقوں کو نہیں دیا جاتا ہے۔

کہا ''قل لا اقول'' اللہ نے ''عندی خزائن'' پر
پتہ سب کو دیا جاتا نہیں ہے۔ یہ خزانہ ہے

یاد رکھو، اگر علم غیب نبی کا انکار کرو گے تو ماھو علی الغیب بضنین اور لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم جیسی آیتوں میں پوشیدہ اسرار کبھی منکشف نہیں ہو پائیں گے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایمان کا دار و مدار ہی نبی کی غیب دانی پر ہے اور نبی بولتے ہی ہیں غیب کی خبر دینے والے کو۔

مومنین کی بنیادی صفات بلکہ شرط ہی الذین یؤمنون بالغیب ہے اور یہ غیب نبی کی غیب دانی کے سوا ہے ہی کیا؟

مختصر یہ کہ یہ موضوع ایمان کے مبادیات میں شامل ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنے ایمان و عقیدے کو درست کریں۔ اس کتاب کا نام ''علم غیب

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

اور آپ کو سکھا دیا جو کچھ آپ نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔

حضور سرور ذیشان وجہ تخلیق کون و مکان ختم ارکن افلاک

سیدنا و شفیعنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر ایک مبسوط کتاب

علم غیب مصطفیٰ ﷺ

تصنیف منیف

آفتاب خطابت حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ مدظلہ

مرتب

مولانا حافظ فاروق قادری

معاون مرتب

حکیم سید محمد عثمان حسینی ذکی وقاری عفی عنہ

[illegible]

ان آیات سے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبر بعض سے افضل ہیں اور خصوصاً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سارے رسولوں میں ایسے ہیں۔ جیسے تاروں میں سورج اور سارے جہان کی رحمت ہیں یہ صفات اوروں کو نہ ملیں۔

نوٹ ضروری: بعض احادیث میں آیا ہے کہ ہم کو یونس علیہ السلام پر بھی بزرگی نہ دو۔ اور بعض میں آیا ہے کہ ہم تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ ان احادیث میں مطابقت اس طرح ہے کہ ایسی بزرگی دینا جس سے یونس علیہ السلام کی توہین ہو جائے منع ہے اور اس طرح حضور کی شان بیان کرنا کہ ان حضرات کی عظمت برقرار رہے اور حضور کی شان معلوم ہو جائے بالکل جائز بلکہ ضروری ہے۔

قاعدہ نمبر ۲۴

(الف) قرآن شریف میں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا گیا ہے کہ مجھے خبر نہیں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ وہاں انکل حساب قیاس اندازے سے جاننا مراد ہے یعنی میں اندازے یا قیاس سے یہ نہیں جانتا۔

(ب) اور جہاں اس کے خلاف ہے وہاں وحی الہام کے ذریعہ سے علم دینا مراد ہے۔

الف کی مثال یہ ہے۔

وَمَا أَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ۔ (سورہ احقاف:۹)

ترجمہ: اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اور تمہارے ساتھ کیا۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آخرت کے معاملات نجوم رمل قیاس حساب انکل سے معلوم نہیں ہو سکتے ہیں باوجودیکہ پیغمبر ہوں اور پیغمبر کی عقل تمام دنیا سے بڑھ چڑھ کر ہوتی ہے لیکن میری کامل عقل ان باتوں کے جاننے کے لئے کافی نہیں میں بھی عقل سے یہ چیزیں نہیں جانتا۔ تو تم کیسے جان سکتے ہو مجھے یہ علم وحی کے ذریعہ ہوا اور تم صاحب وحی نہیں ہو۔ تو ایسی باتوں میں عقل پر زور نہ دیا کرو اس کی تفسیر اسی آیت کے آخر میں یوں ہو رہی ہے۔

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ (سورہ احقاف:۹)

ترجمہ: میں نہیں پیروی کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی ہوتی ہے اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔

ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور میرے خیال میں دیوبندی بھی اس سے متفق ہوں گے۔

علم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ تمام ضروریاتِ دین سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا لیکن یہ بعض جو حضور اقدس کو عطا کیا گیا یا روزِ اول سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہے جیسا کہ عموم آیات و احادیث ہے یا اس میں کچھ تخصیص ہے تو جہت سے اہل ظاہر جانب خصوص گئے۔ کسی نے علوم خمس کو، کسی نے علم روح کو، کسی نے متشابہات کو خاص کیا لیکن اس کے ساتھ ہی بہت سے علماء و محدثین و مفسرین نے ظاہر نے اس میں کوئی تخصیص نہیں کی اور آیات و احادیث کو ان کے عموم پر اسی طرح رکھا جس طرح ہم حضور کے لیے علم ما کان و ما یکون کا اسی تفصیل سے اثبات کیا جیسے ہم کرتے ہیں۔ جس سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں، یہ ہمارا قول مختار ہے اور نہ ضروریاتِ دین سے ہے اور نہ ضروریاتِ مذہب سے، بلکہ اب فضائل سے ہے۔ اور جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض و شواہد کی بنا پر اس تفصیل سے حضور کے لیے علم ما کان و ما یکون کا اثبات نہیں کرتے ہم ان کو کافر و گمراہ تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز نے خالص الاعتقاد وغیرہ پر الدولۃ المکیہ میں اس کی صاف و صریح لفظوں میں تصریح فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

ك روزِ اول سے یوم آخر کا مطلب یہ ہے کہ اشیاء کے وجود سے لے کر دخول جنت و نار تک کا علم جس کو ما کان و ما یکون سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کی تشریح ان لفظوں میں ہم کرتے ہیں کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہو چکا ہے
جو ہو رہا ہے جو ہوگا سب کا تفصیلی علم عطا فرمایا۔
قیامت کی [illegible]
[illegible]

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

بصیرت

حصہ اول

علامہ سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان کے تحریر کردہ تفسیری فقہی مذہبی اخلاقی اصلاحی مضامین کا ایمان افروز با اصل مجموعہ

مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور

https://t.me/taqviyatuleemaan 9639940768
Tiahat.com

اللہ ﷺ نے یہ تمام واقعات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیان فرمائے ہیں اور علماء اسلام نے تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اولین اور آخرین کا علم عطا فرمایا ہے اور کل غیب پر مطلع کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اس علم کے ثابت کرنے کو مخالف مذکور کفر قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

خان صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ روز ازل (اول وضاحت از مصنف) سے روز آخر تک کی تمام اشیاء اور ہر ذرہ ذرہ کا تفصیلی علم آنحضرت ﷺ کو حاصل ہے ایک نرا کفریہ دعویٰ ہے۔

(محمد سرفراز خاں صفدر، اتمام البرہان ص ۲۶)

مخالف مذکور نے حضور کے لئے علم "ما کان و ما یکون" (جو ہو چکا اور جو ہوگا کا علم) ثابت کرنے کو بھی کفر لکھا ہے۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ علم "ما کان و ما یکون" کا اصل مصدر کیا ہے اور مستند علماء اسلام میں سے کن کن حضرات نے حضور ﷺ کے لئے "ما کان و ما یکون" کا علم ثابت کیا ہے؟

اس سے پیشتر کہ ہم علم "ما کان و ما یکون" کا بیان کریں ایک بار پھر یہ تصریح کر دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لئے علم کل، کل غیب یا "ما کان و ما یکون" ماننا فرض ہے، نہ واجب، نہ اس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اس مسئلہ میں بعض علماء نے نیک نیتی سے اختلاف بھی کیا ہے۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ حضور ﷺ کے لئے یہ علم ثابت ہے اور یہی آپ کی شان کے لائق ہے۔

علم "ما کان و ما یکون"

علم "ما کان و ما یکون" پر درج ذیل دلائل ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى

ابو زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ ظہر کا وقت آ گیا پھر منبر سے اترے ظہر پڑھائی پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور

مقامِ ولایت و نبوّت

تصنیف

مفسر قرآن شارح حدیث حضرت علامہ غلام رسول سعیدی

(۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بحالت بیداری شیخ ... ظاہر کے ہی اعمال کرتے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۳۶، صفحہ ۲)

(۲) بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا بحالت غیبت میں نہیں بلکہ بیداری میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔ کہ بیداری میں اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ... صفحہ ۱)

شیخ صاحب کے ارشاد سے صاف واضح ہو گیا کہ عقیدہ حاضر و ناظر تمام امت محمدیہ کا متفقہ اور اجماعی مسئلہ ہے اور یہ ایمان و ارکان کی ضروریات سے ہے اور جس طرح عقیدہ ختم نبوت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر جماعت اہل اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح عقیدہ حاضر و ناظر کا منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خداداد علم غیب کا منکر بھی اسلام سے خارج ہے اور جس طرح تمام نام نہاد مسلمان مرزائیوں کے عقیدہ ختم نبوت میں اختلاف کرنے سے عقیدہ ختم نبوت مختلف فیہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بعض نام نہاد مسلمان دیوبندیوں وہابیوں کے اس عقیدہ میں اختلاف سے یہ ہرگز مختلف فیہ نہیں کہا جا سکتا ہے۔

اور جو شخص یہ سمجھے کہ دیوبندی ... حضرت اپنے نبی ... اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... کی وجہ سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں۔ وہ خود دیوبندی اپنے مولویوں کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے مریدین کو ہدایت کرتا ہے ... اپنے سب دیوبندی پیشواؤں کو ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

و بعد مرید یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما از روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم دارد ہر وقت شیخ را یاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود و چوں مرید در حل واقعہ محتاج شیخ بود شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند۔

مرید کو یقین کر لینا چاہیے کہ شیخ کی روح ایک ہی جگہ مقید نہیں ہوتی تو مرید جہاں بھی ہو گو شیخ کے جسم سے دور ہے مگر اس کی روح سے ہرگز دور نہیں ہے۔ پس جو واقعہ کے حل میں شیخ سے امداد مانگے کیونکہ وہ ہر معاملہ میں شیخ کا محتاج ہے۔

(امداد السلوک)

ناظرین ... ملاحظہ فرمائیں کہ مسلمان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر کہیں تو مشرک ... اور دیوبندی اگر اپنے

دیوبندی مذہب

مصنفہ

مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب

خطیب چشتیاں شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور

امرِ چہارم
علمِ غیب سے متعلق اجماعی مسائل

یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ ہے۔

۱۔ بلاشبہ غیرِ خدا کے لئے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریاتِ دین سے[1] ہے اور منکر کافر۔

۲۔ بلاشبہ غیرِ خدا کا علم معلوماتِ الٰہیہ کو حاوی نہیں ہو سکتا۔ مساوی درکنار تمام اوّلین و آخرین و انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب کے علوم مل کر علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذراسی بوند کے کروڑویں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے۔ بخلاف علوم الٰہیہ کے غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش، شرق و غرب و جملہ کائنات از روزِ اوّل تا روزِ آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں ہیں، شرق و غرب دو حدیں ہیں، روزِ اوّل و روزِ آخر دو حدیں ہیں اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔ بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا، تو جملہ علومِ خلق کو علمِ الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ توہّم مساوات[2]۔

۳۔ یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دیئے سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰة والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہے یہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کافر ہے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے۔

ف ۱۔ مسلمانوں اور وہابیوں میں فرق[1] وہ امور جن کا دین سے ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہو۔ ف ۲۔ مسلمانوں کے ایمانی اجماع[2] جس کی انتہا ہو۔ ف ۳۔ وہابیہ کا شیطانی اختراع[3] برابری کا وہم۔

اس کا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی و محیط حقیقی ہے غیر کے لیے اسی کے اثبات کو فقہاء کفر کہتے ہیں۔

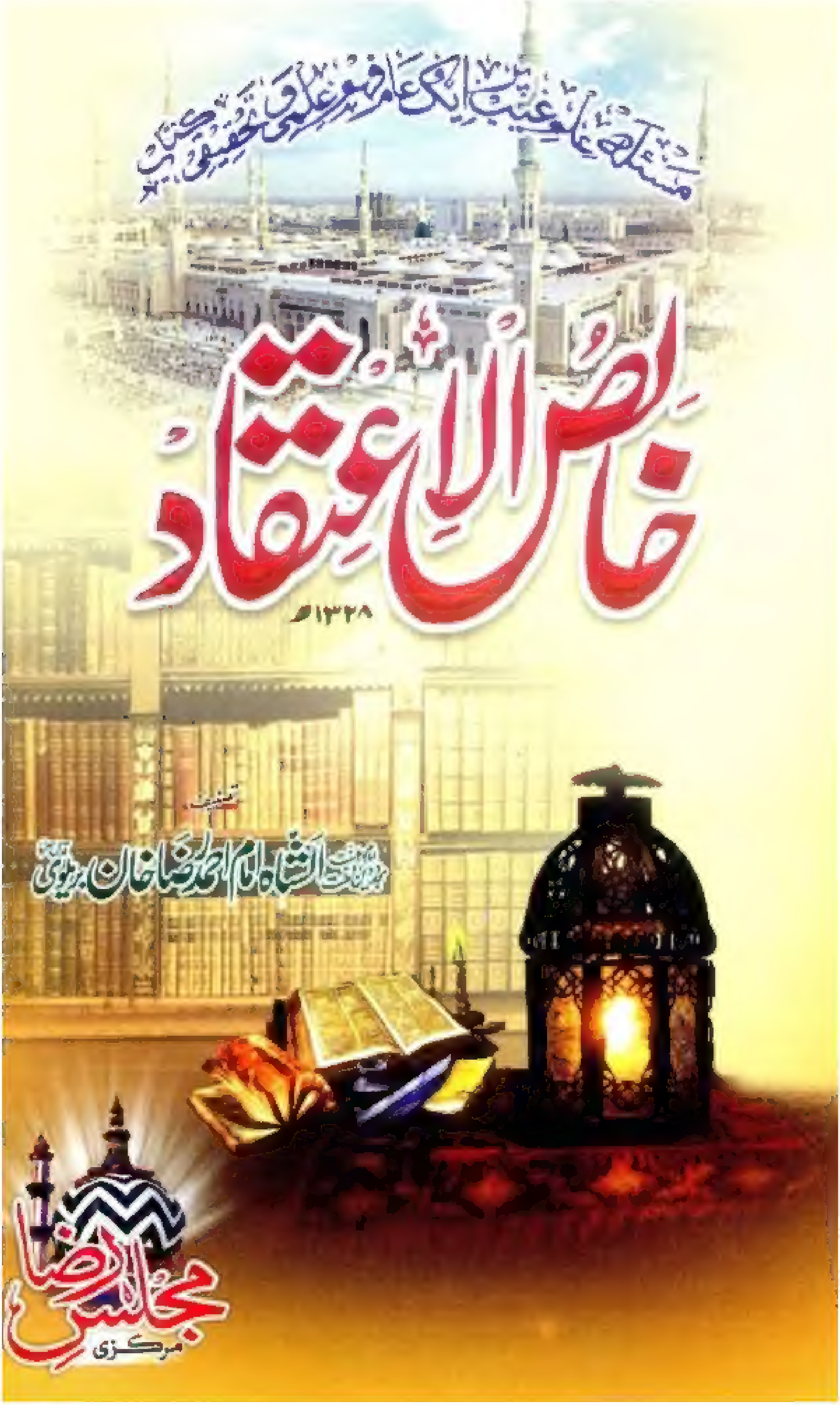
مسئلہ علم غیب ایک عام فہم علمی تحقیقی کتاب
خالص الاعتقاد
١٣٢٨ھ
تصنیف
الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی
مجلس رضا
مرکزی

وحی غیب ہے

[illegible]

ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ [illegible]

فائدہ

[illegible]

مسلمانوں سے اپیل

[illegible]

Scanned with CamScanner